

پروفیسر طاہر القادری کا

عالمی تحفہ سی آوی جائرہ

شیخ القرآن و ائمہ مفتی علامہ سرور قادری

عہدۃ البیان پبلشرز لاہور

پروفیسر طاہر القادری کا
علمی و تحقیقی جائزہ

قالب

شیخ القرآن الشاہ ڈاکٹر
مفتی غلام سرور قادری رحمۃ اللہ علیہ

سابق وزیر امور مذہبی اوقاف پنجاب
وکیل مرکزی زکوٰۃ کونسل و شیر دفائی شدہ عدالت پاکستان

عمدۃ البیان پبلشرز، لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب : پروفیسر طاہر القادری کا

علمی و تحقیقی جائزہ

مصنف : شیخ القرآن الشاہ امام اعظمی علامہ سرور قادری مدظلہ

مابین وزیر امور مذہبی اوقات پنجاب و

رکن مرکزی ذکوۃ کونسل و مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

تاریخ طباعت : مفسر المظہر 1433ھ / جنوری 2012ء

بار : ۱

برائے رابطہ : ۰۶

مالک محمد عثمان قادری

مالک امین الحسین قادری

ناشر : عمدۃ البیان پبلشرز

ماڈل ٹاؤن، لاہور

+924235836261

0302-5383582

نوٹ : ایک نئی ترتیب کے ساتھ دونوں حصوں کو جمع کر کے کتاب کو مکمل کر دیا گیا ہے لہذا یہ دونوں حصوں کا ہی مجموعہ ہے۔

(ادارہ)

حق کو فروغ دینا اور باطل کو مٹانا، افضل جہاد اور بزرگان دین کی سنت اور اس سلسلے میں داسے ورے قدمے سختے تعاون کرنا، افضل عبادت ہے۔

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن الغدیری راوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ

يَعْمَلُ هَذَا الْيَوْمَ مِنْ كُلِّ خَلْقٍ بِرَأْيِهِ آيَةُ اِيَّاهِ جَاءَتْهُ مِنْ اَسْكَرٍ مِنْ اَسْكَرٍ

مَنْ لَمْ يَنْفَعُوهُ عَنْهُ يُعَذِّبُكَ قَالُوا اَلَا نَحْنُ اَوْلَىٰ بِكَ مِنْ اُولَٰئِكَ اَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَوْلَادِ

اَلْاَوَّلِينَ وَ اَحِبَّ اِلَى النَّبِيِّينَ وَ اَوْلَىٰ بِكَ مِنْ اُولَٰئِكَ اَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَوْلَادِ

نَاوِيلِ الْجَاهِلِيْنِ (مسند)

قرآن و احادیث میں امام احمد سے گزرنے والوں کی

تعاریف پر، باطل پرستوں کی انفرادی بازی کو اور

بہمن کی آریہ (من کثرت سنن) کے کتاب و

سنت سے دور کریں گے۔

امام شہداء و ائمہ اربعہ نے اس عاجز کے ہر حقیر طاہر القادری کی تحریکات انفرادی اور

اجتماعی تمام حالات و سن گزرتے ہوئے اس کو قرآن و سنت سے مدد کر کے اپنا ایمانی و دینی فریضہ

ادا کیا ہے۔ راتم اللہ تعالیٰ پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم پر سایہ بکھنا ہے کہ وہ تمام کا

مشرقی گروہ میں ہر گرجا میں کے بارے میں سرکار سن اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ

لَا تَقُولُوا اَلَمْ نَكُنْ اَوْفَا مِنْكُمْ اَمْ نَبْرِئُكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ

اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ

اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ

اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ

اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ اَمْ نَكْفِيْكُمْ

ہی سے اور وہ صرف اور صرف اہل سنت ہیں، مگر دولت سے کھینے کے شوق اور دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہواؤں میں اُڑنے کے ذوق کے حامل جب تک اپنا یہ مخصوص راگ نہ لاپیں، دولت ہے پناہ سے کیسے کھلیں، کہ۔

”ہمارے مہران میں دو ہندی، اہل حدیث اور شیعہ حضرات کی تعداد وسیل تک پہنچ گئی ہے؟ (انٹرویو جناب طاہر صاحب روزنامہ فلسفے وقت بیگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء)

اور یہ کہ۔

”ہمارے ادارے میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی نکل بن سکتے ہیں، اہل حدیث، شیعہ، دیوبندی اور مختلف مذاہب کے لوگ منہاج القرآن کے رکن ہیں۔ ۱۲ انٹرویو طاہر صاحب روزنامہ جنگ جمعہ بیگزین ۲۶ فروری تا ۵ مارچ ۱۹۸۷ء

اور یہ کہ۔

”جہاں تک دیگر دینی اور مذہبی جماعتیں اور ان کے طریق کار میں مسئلہ تشکیک کی بنیاد پر کسی کام کا تعلق ہے میں نے ان پر کبھی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ طریقہ کسی کے کام پر تنقید کرنا نہیں ہے اور اللہ کا فضل ہے کہ ہم اپنے دل میں بھی کسی جماعت کے کام پر تنقید کا خیال تک نہیں لاتے؟

(طاہر القادری ایک اہم انٹرویو میں)

یہ کلمہ کلمہ کلمہ کا اعتراف ہے، حدیث پاک میں ہے کہ بُرائی کا کم از کم دل میں نفرت کا جذبہ تو ہونا چاہیے، اسے حدیث شریف میں ”أُحِبُّكَ الْإِيمَانُ“ قرار دیا گیا ہے یعنی ایمان کا کم از کم ترین درجہ جب یہ بھی نہیں قریبان بھی نہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ۔

جناب کا پیرو بھی دعویٰ ہے کہ آپ سنی، حتیٰ کہ اہل حضرت علیہ الرحمۃ کے مسلک کے حامل ہیں اور سنی کے ناکے کے برابر بھی فرق نہیں، بمطابق کبادت ”چہ دلا در ست وندیک چہ سرخ گفت دارو“ جسارت اور ڈھٹائی کی انتہا ہے اور ساتھ دینے والوں کی مادہ درجی کی حد۔۔۔۔۔ اور ”فرق پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے؟“ میں ”بربریت“ کو وحشت تک بھی ٹھہرا رہی اور امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا ہم مسلک ہونے کا دعویٰ بھی فرماتے ہیں۔

چراں ہوں دل کو روؤں کہ بے چین رہ کر کوئیں

مقدور ہو تو ساتھ رکھوں نوحہ گر کوئیں

جناب کے نزدیک سب ایک امت ہیں اور سب ہدایت پر ہیں، بھی قرآن کے کئی کام پر تنقیدوں میں خیال تک نہیں لاتے اور اسے خدائی کا فضل ٹھہرتے ہیں اس طرح حق باطل میں تیرا غماض جاری ہے ہیں پھر عشیت و نفیت بکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عاشقیت کے دعویٰ کے نفی و منہج بھی ہیں، انوکھ کونسل کہ جناب کی آنکھوں پر جہالت کی پٹی بندھی ہوئی ہے اس لئے جناب کو کیسے نظر آتے کہ آئندہ کیا فرماتے ہیں۔

”صاحب البدعة الذی یدعو الناس الیہا یبایس من الامة علی الاطلاق لانہ وان کان من اهل القبلة فهو من امة الدعوة حدیث المتابعة کالحکام و مطلق الاسم لامة المتابعة الشہود لہا بالجمعة؟ در شرح و ترمیم ص ۵۲

بدعت سب بدعتیں ہیں جو لوگوں کو الٹے
بدعتی کی طرف بلاتا ہے علی الاطلاق امت
بعضی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ہے
لیونکہ وہ اگرچہ قبل کی حرکت سے کہ نماز
پر جماع ہے تاہم وہ امت و امت سے ہے
تاجدار امت سے نہیں جیسے کفار ہیں جیسے
ہی ہے اور مع امت کا نام اس امت
کے لئے ہے جس کے گمراہ ہونے کی

حضرت علیؓ علیہ السلام نے شہادت دی

اس میں امام تھانوی علیہ الرحمۃ نے واضح فرما دیا کہ اگر وہ ایک جرم سنگ اپنی سنت سے اختلاف رکھتے ہیں حضرت علیؓ علیہ السلام کو جس طرح ہر مسئلے کی امت سے نہیں ہیں وہ اگر پر نمازیں پڑھتے اور کعبہ کو منہ کرتے ہیں تاہم اگر وہ کسی عقیدے سے کہنے کی وجہ سے اس فلاح میں کہ ان پر امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونے کا اطلاق کیا جائے ہیں وہ امت دعوت ہیں جنہیں حضرت علیؓ علیہ السلام کا پیغام ملا اور دعوت پر آمین کہہ کر ایمان لائے جیسے اقرار۔ مگر وہ حضرت علیؓ علیہ السلام کی تابع اور فرمانبردار امت ہیں کہ بارے میں حضرت علیؓ علیہ السلام نے شہادت دی کہ وہ میری امت ہیں۔

میں سے ہیں بلکہ وہ نام نہاد امت ہیں۔ امام تھانوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

گرسے مصطفیٰ کی دانتیں رکھنے بندہ دل اس پر چڑھتا ہے

کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی بلکہ میں نہیں اسے ان نہیں!

امام بیانی مجتہد الف ثانی فی المباحات احمد رضا کے فتویٰ سے طاہر القادری صاحب

ہم گذشتہ صفحہ میں خود ظاہر صاحب کے مسائل کے حوالوں سے ثابت کر چکے ہیں اور بعد ذلک چھ مثالیں بھی پیش کیں جن میں جانب الیمین امت اور خصوصاً سنگ امام اعظم رضی اللہ عنہ سے انحراف کیا جس سلسلے میں امام بیانی مجد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

نقل از مذهب الحاد است
دکھوات شریف ج ۱ ص ۳۳۱

چنے مذہب حق سے کسی سلسلے پر اور
دھر نقل و حرکت کرنا ہے نہیں ہے۔

امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

ایک سلسلے میں بھی اگر خود امام کا کام کیا اگرچہ اسی پر کہ اس میں حقانیت مذہب دحق ہے ظاہر ہو تاہم مذہب کے خارج ہو جاتے گا جو ایسا کرے وہ محمد ہے یا افضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فدائیں! جانب ظاہر کے القاب علامہ اشعار اور دیگر کتب و فقہین سے بزرگوں کے ارشادات عالیہ کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ ایسے شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو ان بزرگوں کی تصالب مذہبی کا تقید جلد کہہ کر یا کہتا ہے اور اس کے عقیدے میں نام نہاد تقید متحرک کا دعویٰ دار ہے۔ کیا وہ واقعہ میں عدم اور بھوکھانے کا متحن ہے؟

بگڑا منہ ہیں مگر ماہر ہیں
فہرت کے یہ انداز بھی کیا ہیں

اجماع سے تخصیص
پھر کہتے ہیں کہ۔